اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بارہویں اسمبلی / اٹھارہواں اجلاس (تیسری نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ بروز سوموار مورخہ 23/فروری 2026ء بمطابق ۵ رمضان المبارک ۱۴۴۷ھ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	وقفہ سوالات۔	04
3	دُعائے مغفرت۔	04
4	رخصت کی درخواستیں۔	08
5	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	08

جلد 18 ☆☆☆ شمارہ 3

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔۔کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈم غزالہ گولہ بیگم

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب خالد احمد قمبرانی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز سوموار مورخہ 23 رفروری 2026 ء بمطابق ۵ رمضان المبارک ۱۴۴۷ ھ ۔
بوقت سہ پہر 3:15 منٹ پر زیر صدارت کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی ، اسپیکر،
بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ **از** حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مَنۡ جَآءَ بِالۡحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشۡرُ اَمۡثَالِهَا ۚ وَمَنۡ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجۡزٰٓى اِلَّا مِثۡلَهَا وَهُمۡ
لَا يُظۡلَمُوۡنَ ﴿۱۶۰﴾ قُلۡ اِنَّنِىۡ هَدٰٮنِىۡ رَبِّىۡۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ۚ دِيۡنًا قِيَمًا مِّلَّةَ
اِبۡرٰهِيۡمَ حَنِيۡفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿۱۶۱﴾ قُلۡ اِنَّ صَلَاتِىۡ وَنُسُكِىۡ
وَمَحۡيَاىَ وَمَمَاتِىۡ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۙ ﴿۱۶۲﴾

﴿پارہ نمبر ۸ سُوۡرَةُ الانعام آیات نمبر ۱۶۰ تا ۱۶۲﴾

ترجمہ جوکوئی لاتا ہے ایک نیکی سو اُسکے لئے اُسکا دس گنا ہیں، اور جوکوئی لاتا ہے ایک بُرائی سو سزا پائیگا اُسی کے برابر، اور اُن پر ظلم نہ ہوگا۔ تو کہہ دے مُجھ کو سجھائی میرے رب نے راہ سیدھی دین صحیح ملت ابراہیم کی جو ایک ہی طرف کا تھا اور نہ تھا شرک والوں میں۔ تو کہہ کہ میری نماز اور میری قُربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو پالنے والا سارے جہان کا ہے۔ صدق اللّٰہُ العظیم۔

☆☆☆

جناب اسپیکر: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔وقفہ سوالات پر جانے سے پہلے میں ایک good news ڈاکٹر ربابہ بلیدی کے حوالے سے آپ کے ساتھ share کرنا چاہتا ہوں۔ایک International Association of Islamic Councils and organization ہے Muslim professionals. جس میں 58 countries ہیں جس میں USA بھی ہے UK اور UAE, ساؤتھ افریقہ and many more countries about 58 countries in all since 45 years سے یہ organization چل رہی ہے۔ Dr Rubaba Buledi is first Pakistani who has been elected as cabinet member of that association. تو congratulations ڈاکٹر صاحبہ from my side and from the House.thank you.

میرزابدعلی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! ہمارے شاعر اسلام سید سلمان گیلانی فوت ہوئے ہیں اُن کے لیے دُعا کی جائے۔

جناب اسپیکر: کون فوت ہوئے یہ کون ہے ذرا آپ اس کے بارے میں بتائیں؟ who is he

میرزابدعلی ریکی: جناب اسپیکر! یہ پورے پاکستان میں بڑا شاعر تھا اور جے یو آئی کا ایک اہم کارکن ایک سینئر بندہ تھا کل فوت ہوا ہے اسکی شاعری الحمدُ للہ پورے پاکستان میں اسکو شاعر اسلام کہتے ہیں۔اس نے اسلامی حوالے سے شاعری کی ہے۔

جناب اسپیکر: کدھر کا ہے؟

میرزابدعلی ریکی: سر! یہ سندھ کا گیلانی ہے۔

جناب اسپیکر: جی میڈم صاحبہ!

محترمہ غزالہ گولہ بیگم (ڈپٹی اسپیکر): جناب اسپیکر! پاکستان پیپلز پارٹی کی ہماری سینیٹر سُریا امیر الدین صاحبہ بھی last week وفات پا چکی ہیں اُن کے لیے بھی دُعا کی جائے وہ ہمارے پارٹی کی انفارمیشن سیکرٹری بھی رہ چکی ہیں۔

حاجی علی مدد جتک (وزیر محکمہ داخلہ وقبائلی امور): جناب اسپیکر! سردار کوہیار خان ڈومکی کی نانی بھی وفات پا چکی ہیں اُن کے لیے بھی دُعا کی جائے۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب! تینوں کے لیے فاتحہ پڑھیں۔

(دُعا مغفرت کی گئی)

جناب اسپیکر: وقفہ سوالات۔

نوابزادہ میر ظفر اللہ خان زہری صاحب سوال نمبر 271 دریافت فرمائیں؟ چونکہ وہ یہاں نہیں ہیں۔ question 272 بھی ظفر اللہ زہری صاحب کا ہے۔273 question بھی اُن کا ہے۔274 question وہ بھی اُنہی کا ہے۔275 question بھی اُن کا ہے۔ یہ سارے محکمہ محنت وافرادی قوت سے متعلق ہیں۔ظفر اللہ زہری صاحب یہاں نہیں ہیں تواِن سارے questions کو disposed off کرتے ہیں۔

☆**271** **نوابزادہ میر ظفر اللہ خان زہری، رُکن اسمبلی:** نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 27 مئی 2025ء

کیا وزیر محنت وافرادی قوت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ، مورخہ 22 دسمبر 2025ء کو موخر شدہ۔

کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ بلوچستان یوتھ پروگرام کیلئے رقم مختص کی گئی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کل کسقدر رقم مختص کی گئی ہے تفصیل دی جائے نیز یوتھ پروگرام کے تحت جو کنسلٹنٹ کمپنیاں ہائر کی گئی ہیں ان کمپنیوں کو کل کسقدر رقم بطور معاوضہ ادا کی گئی ہے، کی بھی مکمل تفصیل دی جائے؟

وزیر محنت وافرادی قوت: جواب موصول ہونے کی تاریخ 26 جون 2025ء۔

مالی سال 2024-25ء کے پی ایس ڈی میں مذکورہ پروگرام کیلئے کوئی مخصوص رقم مختص نہیں کی گئی تھی جبکہ ٹیوٹا کے انڈومنٹ فنڈ کی رقم سے حاصل شدہ منافع اور محکمہ خزانہ سے کل ملا کر ایک ارب اٹھائیس کروڑ نوے لاکھ روپے اس پروگرام کیلئے جاری کیے گئے ہیں ابتک کنسلٹنٹ کمپنیوں کو پینتالیس کروڑ بیس لاکھ روپے کی ادائیگیاں کر دی گئی ہیں۔

☆**272** **نوابزادہ میر ظفر اللہ خان زہری، رُکن اسمبلی:** نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 27 مئی 2025ء

کیا وزیر محنت وافرادی قوت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ مورخہ 22 دسمبر 2025 کو موخر شدہ۔

کیا یہ درست ہے کہ محکمہ محنت وافرادی قوت نے بلوچستان یوتھ پروگرام کے تحت مختلف کنسلٹنٹس کمپنیوں نے نوجوانوں کو سعودی عرب، رومانیہ اور جرمنی میں روزگار کیلئے بھجوایا ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کل کتنے نوجوانوں کو بھیجا گیا ہے تفصیل دی جائے۔ نیز ترک کنسلٹنٹ کمپنی نے ابتک کتنے نوجوانوں کو رومانیہ بھجوایا ہے کی بھی مکمل تفصیل دی جائے؟

وزیر محنت وافرادی قوت: جواب موصول ہونے کی تاریخ 26 جون 2025ء۔

جی ہاں یہ درست ہے کہ چیف منسٹر یوتھ سکل ڈویلپمنٹ اینڈ اوورسیز ایمپلائمنٹ پروگرام کے تحت نوجوانوں کو روزگار کے لیے بیرون ممالک بھیجا جا رہا ہے اب تک اس پروگرام کے توسط سے جانے والے نوجوانوں کی تفصیل ضمیمہ (الف) آخر پر منسلک ہے۔

ترکش کنسلٹنٹ نے اب تک 610 نوجوانوں کی تربیت کا عمل مکمل کرکے ان میں 82 نوجوانوں کے ویزہ کے حصول کا عمل جاری ہے جبکہ باقی ماندہ نوجوانوں کی جانب سے انکے کاغذات مکمل ہوتے ہی ان کے ویزہ کے حصول کا عمل شروع کردیا جائیگا۔

☆273 نوابزادہ میر ظفر اللہ خان زہری، رُکن اسمبلی: نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 27 مئی 2025ء

کیا وزیر محنت وافرادی قوت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ مورخہ 22 دسمبر 2025ء کو موخر شدہ۔

مئی 2025ء تک بے روزگار نوجوانوں نے آن لائن پورٹل کے ذریعے کتنی درخواستیں جمع کرائی ہیں نیز ان سے فیس کی مد میں کل کسقدر رقم وصول کی گئی ہے کی تفصیل دی جائے؟

وزیر محنت وافرادی قوت: جواب موصول ہونے کی تاریخ 26 جون 2025ء۔

31 مئی 2025ء تک آن لائن پورٹل کے ذریعے 12839 نوجوانوں نے درخواستیں جمع کرائی ہیں فی درخواست (1000) ایک ہزار روپے فیس ہے اور فیس کی مد میں ابتک مبلغ (1,28,39,000) ایک کروڑ اٹھائیس لاکھ انتالیس ہزار روپے کی رقم وصول ہوئی جو کہ بی ٹیوٹا کے اکاؤنٹ میں جمع ہے۔

☆274 نوابزادہ میر ظفر اللہ خان زہری، رُکن اسمبلی: نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 27 مئی 2025ء۔

کیا وزیر محنت وافرادی قوت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ مورخہ 22 دسمبر 2025ء کو موخر شدہ۔

حکومت کی جانب سے مقرر کردہ کنسلٹنٹ کمپنیاں نوجوانوں کو بیرون ملک روزگار کے مواقع فراہم کرنے کے کب تک پابند ہونگی کی تفصیل دی جائے؟

وزیر محنت وافرادی قوت: جواب موصول ہونے کی تاریخ 26 جون 2025ء۔

مقرر کردہ کنسلٹنٹ کمپنیاں نوجوانوں کو بیرون ممالک روزگار فراہم کرنے کے پابند ہیں اس کیلئے مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا کوئی مخصوص وقت اور تاریخ کے پابند نہیں ہوسکتیں چونکہ اس پروگرام میں تمام اضلاع کے نوجوانوں کو یکساں مواقع فراہم کرنے ہیں اس سلسلے میں آن لائن درخواستوں کی وصولی پھر ان نوجوانوں کا انٹرویو اور تمام اضلاع کے انٹرویوز کے بعد کامیاب اُمیدواروں کی حتمی فہرست کا اجرا کیا جاتا ہے اور اس کے بعد کنسلٹنٹ کمپنیوں کی جانب سے ان کامیاب نوجوانوں کی تربیت جو کہ چند ہفتوں سے لے کر چار ماہ تک کی ہوسکتی ہے جو کہ ریجن پر منحصر ہے اس کے بعد ویزہ کے اجرا کا عمل شروع ہوتا ہے۔

☆275 نوابزادہ میر ظفر اللہ خان زہری، رُکن اسمبلی: نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 27 مئی 2025ء۔

کیا وزیر محنت وافرادی قوت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ مورخہ 22 دسمبر 2025ء کو موخر شدہ۔

اگر کوئی کنسلٹنٹ کمپنی نوجوانوں کو بیرون ملک بھجوانے میں ناکام رہتی ہے تو محکمہ ہذا کی جانب سے کیا کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے کی مکمل تفصیل دی جائے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جواب موصول ہونے کی تاریخ 26 جون 2025ء۔

کنسلٹنٹ کمپنیوں کے ساتھ باقاعدہ مفاہمتی یادداشت پر دستخط کیے گئے ہیں جس میں تمام شرائط وضوابط واضح ہیں بالخصوص آرٹیکل 17,18 معاہدے کی کاپی کا جواب ضخیم ہے۔ لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر: میر یونس عزیز زہری صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 286 دریافت فرمائیں؟ یونس عزیز زہری صاحب بھی نہیں ہیں اُن کا سوال محکمہ صنعت وحرفت کے ساتھ۔ میر یونس عزیز زہری کا سوال نمبر 450 again میر زابد علی ریکی صاحب یہ دونوں سوال میر یونس عزیز زہری کے defer کرتے ہیں next session تک۔

جناب اسپیکر: میر زابد علی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 427 دریافت فرمائیں؟

☆**427** **میر زابد علی ریکی، رُکن اسمبلی:** نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 15 دسمبر 2025ء۔

کیا وزیر صنعت وحرفت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

محکمہ صنعت وحرفت میں گریڈ 16 اور گریڈ 17 کی کل کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں اگر جواب اثبات میں ہے تو گریڈ 16 اور گریڈ 17 کی کل اسامیوں کی تعداد بتلائی جائے۔ اور یہ خالی اسامیاں بلوچستان کے کن کن اضلاع میں خالی ہیں۔ نیز یہ بھی بتلائی جائے کہ مذکورہ خالی اسامیاں بلوچستان پبلک سروس کمیشن کو پُر کرنے کے لیے ارسال کی ہیں تمام اسامیوں کی مکمل تفصیل دی جائے؟

وزیر صنعت وحرفت: جواب موصول ہونے کی تاریخ 27 جنوری 2026ء۔

جواب ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

میر زابد علی ریکی: سر! قائد ایوان کہتے ہیں کہ بتادیں کہ مطمئن ہے بس سر! مطمئن ہے چیف آف بگٹی نے کہا کہ بس مطمئن تو مطمئن withdraw کریں۔

جناب اسپیکر: یہ بڑا زبردست طریقہ ہے سی ایم صاحب آپ اس طرح request کیا کریں اور ہماری جان اِن سے چھڑایا کریں۔

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواستیں۔

سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): محترمہ ہادیہ نواز صاحبہ نے آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی

درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواست منظور ہوئی۔

جناب اسپیکر: سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔

جناب اسپیکر: ا۔ **دیوانی ضابطہ کار(بلوچستان ترمیمی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء(مسودہ قانون نمبر 43 مصدرہ 2026ء) کا پیش کیا جانا۔**

وزیر برائے محکمہ قانون و پارلیمانی امور ،دیوانی ضابطہ کار(بلوچستان ترمیمی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 43 مصدرہ 2026ء) پیش کریں۔ظہور بلیدی صاحب اگر اس کو آپ کرلیں۔

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات): میں وزیر برائے منصوبہ بندی وترقیات وزیر برائے محکمہ قانون و پالیمانی امور کی جانب سے دیوانی ضابطہ کار(بلوچستان ترمیمی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء(مسودہ قانون نمبر 43 مصدرہ 2026ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: دیوانی ضابطہ کار(بلوچستان ترمیمی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء(مسودہ قانون نمبر 43 مصدرہ 2026ء)لہذا اسے متعلقہ قائمہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: ۲۔ **بلوچستان ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء(مسودہ قانون نمبر 44 مصدرہ 2026ء) کا پیش کیا جانا۔**

وزیر برائے محکمہ محنت وافرادی قوت، بلوچستان ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء(مسودہ قانون نمبر 44 مصدرہ 2026ء) کا پیش کریں۔

وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات: میں وزیر برائے منصوبہ بندی وترقیات وزیر برائے محکمہ محنت وافرادی قوت کی جانب سے، بلوچستان ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء(مسودہ قانون نمبر 44 مصدرہ 2026ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: بلوچستان ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 44 مصدرہ 2026ء) پیش ہوا۔لہذا اسے متعلقہ قائمہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: ۳۔ **بلوچستان سروس ٹریبونل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدر 2026ء(مسودہ قانون نمبر 45 مصدرہ 2026ء) کا پیش کیا جانا۔**

جناب اسپیکر: وزیر برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی، بلوچستان سروس ٹریبونل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 45 مصدرہ 2026ء) پیش کریں۔

جناب عبدالمجید بادینی (پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی): بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم۔ مَیں عبدالمجید بادینی پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی۔ بلوچستان سروس ٹریبونل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 45 مصدرہ 2026ء) کو پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: بلوچستان سروس ٹریبونل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 45 مصدرہ 2026ء) پیش ہوا وزیر برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی۔ بلوچستان سروس ٹریبونل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 45 مصدرہ 2026ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی: بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم مَیں عبدالمجید بادینی پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان سروس ٹریبونل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 45 مصدرہ 2026ء) پیش کرنے کی بابت قاعدہ 84 اور (2)85 کے تقاضوں کو exempt قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی آیا بلوچستان سروس ٹریبونل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 45 مصدرہ 2026ء) کو پیش کرنے کی بابت قاعدہ 84 اور (2)85 کے تقاضوں کو exempt قرار دیا جائے۔ ok لیڈر آف دی ہاؤس spec تقریباً۔

میر سرفراز احمد بگٹی (قائد ایوان): August House on board لینے دیں آنریبل ممبرز کو بھی۔ یہ جو ہمارا ایکٹ ہے normally ہم نے یہ practice start کی ہوئی ہے کہ ہم تمام Acts کو بھیج دیتے ہیں کمیٹی میں وہ کمیٹی میں تاکہ thoroughly اُس کو دیکھ لیتے ہیں اُس پر جو amendments آنی ہوتی ہیں اپوزیشن کی طرف سے یا کمیٹی کی طرف یا دوستوں کی طرف سے تو اُس پر ایک اچھی وہ ہو جاتی ہے۔ اِس میں ہمیں تھوڑی urgency ہے urgency اور اُس میں چیلنج یہ ہے کہ پبلک سروس کمیشن کے جو ہم نے نیا چیئرمین لگائے ہیں وہ ایک آرڈیننس کے ذریعے لگائے ہیں۔ گورنر صاحب کا آرڈیننس ہے تو اُس میں second term جو تھی اِس سے پہلے Act نہیں تھا اب ہم ایڈیشنل اُس میں جو لا رہے ہیں ایک second term اُس میں لا رہے ہیں اور جسٹس کو ہلی کی ایمانداری کا شک ہے وہ پورے بلوچستان میں کوئی نہیں کرسکتا ہے۔ تو ایک پازیٹو sense میں لا ئے ہے ایکٹ ہے۔ تو میرا خیال ہے کہ اگر آپ اِس کو exmept کردیں otherwise بھی ممبرز۔

جناب اسپیکر: سر! یہ.Sorry, To cut you یہ سروس ٹریبونل کا ہے۔

جناب قائدایوان: ok پھر آپ کمیٹی میں بھیج دیں بہت شکریہ sorry sorry

جناب اسپیکر: یہ وہ ٹریبونل کا ہے۔ بلوچستان سروس ٹریبونل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر45 مصدرہ 2026ء) پیش ہوالہٰذا اسے قائمہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: ۴۔ **بلوچستان پروبیشن اینڈ پیرول کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 46 مصدرہ 2026ء) کا پیش کیا جانا۔** وزیر برائے محکمہ داخلہ، بلوچستان پروبیشن اینڈ پیرول کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر46 مصدرہ 2026ء) کا پیش کریں۔

وزیر برائے منصوبہ بندی وترقیات: میں وزیر برائے منصوبہ بندی وترقیات وزیر برائے محکمہ داخلہ کی جانب سے ،بلوچستان پروبیشن اینڈ پیرول کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 46 مصدرہ 2026ء) تحریک پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: ،بلوچستان پروبیشن اینڈ پیرول کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 46 مصدرہ 2026ء) تحریک پیش ہوئی۔ وزیر برائے محکمہ داخلہ، بلوچستان پروبیشن اینڈ پیرول کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر46 مصدرہ 2026ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر برائے منصوبہ بندی وترقیات: اگر اِسکو کمیٹی بھیجنا چاہیں تو کوئی issue نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: ہاں اگر یہ کمیٹی جائیگی تو پھر تو اِس کی پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور اِس کی exemption پھر آپ کو پیش کرنا پڑے گی تقریباً۔ کمیٹی کو refer کرتے ہیں۔ Sir! ok done۔ بلوچستان پروبیشن اینڈ پیرول کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء مسودہ قانون نمبر 46 مصدرہ 2026ء کو مجلس قائمہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ ختم ہو گئے ہیں سب Thats it۔ جی مولوی ہدایت الرحمٰن صاحب۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ میں ایک اہم مسئلے کی طرف حکومت کا بھی آپ کی بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں ۔۔ پسنی فش ہاربر یہ ظہور بلیدی صاحب کو بھی پتہ ہے وہ بھی شاید میٹنگ بھی ہے اِسکو وہ میٹنگ اِس بات کے لئے ہے کہ وہاں فش ہاربر کو ضم کردیں شاید محکمہ فشریز میں۔ لیکن میں جو چارہا ہوں کہ اس کی جو بحالی ہے کئی سالوں سے پسنی فش ہاربر کے پیسے بھی ہیں۔ اُس میں کافی دفعہ اِس کی study کرائی گئی ہے۔ اِس کے باوجود وہ بدحال ہے پسنی فش ہاربر، اُس کی بدحالی کی وجہ سے وہاں کی معیشت وہاں کا کاروبار وہاں کا پورا سسٹم تباہ ہے ظہور صاحب کو پورا پتہ ہے اُس علاقے کے ہیں، ایک تو یہ ہے کہ اس حوالے سے صوبائی حکومت کو اس پر زیادہ توجہ دے، غیر ملکی جاپانی

گرانٹ جاپانی فنڈ بھی وہاں پڑے ہوئے ہیں اِس کے اِس پر خرچ بھی نہیں کیے ہے جو کسی غیر ملکی نے تعاون بھی کیا ہے پھر بھی ہم اُس کو خرچ نہیں کر سکتے ہیں پسنی فش ہاربر کو بحال نہیں کر سکتے ہیں۔ دوسرا ہمارے حاجی برکت صاحب بیٹھے ہیں، وہ وہاں تعاون بھی کرتے ہیں وہاں حاجی صاحب ماشاء اللہ جب میں فون کرتا تو فوری طور پر ایکشن بھی لیتے ہیں لیکن معذرت کے ساتھ حاجی صاحب کے بطور منسٹر حاجی صاحب کی بات نیچے مانتے نہیں ہیں۔

جناب اسپیکر: لیکن فوری طور آپ کے ممبرز اُس کو بٹھاتے بھی ہیں۔ کہتے ہیں آپ جلدی بیٹھ جائیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: نہیں پسنی میں illegal fishing وہاں ماہی گیر احتجاج کر رہے ہیں کہ illegal fishing نا ہو ایک ایسا کام جو لوگ احتجاج کر رہے ہیں کہ illegal fishing نہ ہو اِس کے لئے بھی لوگوں کو احتجاج کرنا پڑتا ہے شور کرنا پڑتا ہے چلانا پڑتا، تو سسٹم کہاں ہے۔ illegal ہے legal نہیں ہے تو legal کے محافظ قانون کے محافظ writ کو قائم کرنے کے وہ لوگ جو محکمے بنائے گئے ہیں وہ کیا اِس کے پھر لوگوں کو احتجاج کرنا پڑے illegal کام ہو رہا ہے روکو، آپ مجھے بتائیں اسپیکر صاحب! اِس کے لئے احتجاج کی ضرورت ہے۔

جناب اسپیکر: تو آپ سمجھتے ہیں کہ فشریز برکت رند کے under ٹھیک کام نہیں کر رہا ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: نہیں منسٹر صاحب کو میں نے کئی دفعہ منسٹر صاحب گواہ ہیں وہ مجھ سے رابطہ response دیتے ہیں منسٹر صاحب response دیتے ہیں منسٹر صاحب کو فون کرتا ہوں، response پھر اُن کو فون بھی کرتے ہیں AD کو فون کرتے ہیں سیکرٹری کو فون کرتا ہے۔ DG کو مَیں بھی کرتا ہوں حاجی صاحب بھی کرتے ہیں لیکن نہ میری کوئی بات مانتا ہے نہ حاجی صاحب کی بات کوئی مانتا ہے۔

جناب اسپیکر: انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ok let him reply

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: وہ کچھ بھی نہیں ہوتا ہے۔ دو باتیں میں نے کی ہیں دو باتیں ایک تو ظہور صاحب حکومت کے پسنی فش ہاربر کی بحالی ہے دوسرا پسنی میں جو illegal fishing ہے لوکل سطح پر ہو رہی ہے اُسکی روک تھام ہو۔

جناب اسپیکر: ظہور! آپ تشریف رکھیں پلیز ایک منٹ سب سے پہلے برکت رند سے response لے لیتے ہیں جی پلیز۔

حاجی برکت علی رند (مشیر برائے محکمہ فشریز): اسپیکر آن کریں۔ سر! مولانا صاحب نے مجھ سے خود کہا ہے فون کیا ہے اُسی ٹائم میں نے ایکشن لیا ہے۔ جو آفیسر لے گیا مولانا صاحب نے خود اُس کی تجویز دی ہے وہی آفیسر میں لے گیا ہوں مولانا کے کہنے پر AD وہاں اُس کے کہنے پر لے گیا ہوں اور وہاں پر مسئلہ دو گروپوں کا ہے، پسنی میں دونوں لوکل ہیں مطلب کچھ کے جو لانچوں کے ڈرائیور ہیں وہ سندھی ہیں وہ کہہ رہے ہیں کہ بھئی سندھی ڈرائیور نہیں ہو لوکل ہوا بھی

کچھ لوکل ہیں دونوں کی آپس کی لڑائی ہے۔دونوں لوکل ہیں وہ بھی fishing کرنے کے لئے جاتے ہیں وہ کہتے ہیں یہ نہیں جائے یہ جائے۔لڑرہے ہیں دونوں بیچ میں ہم لوگ suffer کررہے ہیں اُس میں یہ معاملہ مولانا صاحب جاکے وہاں دونوں گروپوں کو بٹھا کر معاملہ حل کریں تاکہ یہ مسئلے ختم ہو جائیں۔

جناب اسپیکر: Order in the house please. جی پلیز۔

مشیر برائے محکمہ فشریز: سر! دونوں locals ہیں وہاں جو ماہی گیر ہیں دوسرے وہ بھی لوکل ہیں مگر اُن کے لانچوں کے جوڈرائیورز (ناخُدا) وہ سندھی ہیں ہم نے دوتین مرتبہ پکڑے ہیں اُنکو تنبیہ کیا ہے لوگ شور کرتے ہیں دھرنا دیتے ہیں پھر اُن کو تنگ کرتے ہیں یہ شور کرتے ہیں اِن کو تنگ کرتے ہیں دوسرے شور کرتے ہیں۔ابھی پتہ نہیں ہم کیا کریں۔دونوں طرف سے ہم پھنس گئے ہیں۔

جناب اسپیکر: تو ان ناخدا کوخُدا کا ترس دلوائیں کہ رمضان کا مہینہ ہے یہ کیا کر رہے ہیں۔

مشیر برائے محکمہ فشریز: پھر تو اُن کے پاس ڈرائیور نہیں ہے ڈرائیور سندھی لائے ہیں لانچیں لوکل کی ہیں۔

جناب اسپیکر: Honorable members please Order in the House. آپ سنیں ذرا اِن کے جی۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: منسٹر صاحب سے گزارش ہے لوکل غیر لوکل کی بات ہی نہیں ہے۔میں نہ لوکل اور غیر لوکل کی بات کرر ہا ہوں۔لوکل illegal کام کررہا ہو یا غیر لوکل illegal کام کررہا ہو۔میں فشریز سے کہہ رہا ہوں illegal کام روکو۔آپ کا کام ہے legal کام روکنا ہے میں لوکل اور غیر لوکل کی بحث نہیں کرر ہا ہوں۔تو اس لئے آپ لوکل غیر لوکل نہ کریں تو illegal fishing کررہے ہیں آپ کارروائی کریں۔

جناب اسپیکر: ok مولوی صاحب! آپ تشریف رکھیں پلیز آپ تشریف رکھیں اپنا برکت رند مائیک آن ہوگیا ہے۔وہ کہتا ہے illegal ہے۔

مشیر برائے محکمہ فشریز: اُن کو میں نے تنگ کیا ہے پکڑا ہے دوتین مرتبہ وہاں کے لوگ پھر گئے ڈی سی صاحب مولانا بھی ساتھ تھا ڈی سی نے بالکل اُن کو authorize دیا کہ بھئی آپ لوگ شکایت کریں ڈی سی کے ساتھ مولانا صاحب خود بھی گئے تھے پسنی میں۔یہ معاملہ ڈی سی کے پاس ہے ڈی سی نے اجازت دی ہے تقریباً 30 سے 40 لانچیں ڈی سی نے اجازت دی کہ یہ لانچیں لوکل ہیں اِن کو اجازت دی جائے پھر وہاں کے لوکل۔

جناب اسپیکر: ok ok ایک منٹ let the Zahoor Buledi reply۔جی ظہور One by one منسٹر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔جی پلیز جی ظہور بلیدی۔

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات): شکریہ جناب اسپیکر! اس میں مولانا صاحب نے جو باتیں کیں کسی حد تک اُن کی بات درست ہے ایک تو پسنی فش ہاربر، جو already exist کر رہی ہو تقریباً sell top ہو چکی ہے۔ اور 2009ء یا 2010ء کو غالباً JICA grant ملی تھی اُس وقت کوئی 80 کروڑ کے قریب کہ اِس کو دوبارہ dredging کریں۔ لیکن اُس وقت سے لیکر ابتک وہ فیصلہ نہیں ہو چکا کہ اُس کو کیا کریں۔ اِس مرتبہ سی ایم صاحب کی سربراہی میں میٹنگ ہوئی ہے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس کی ہم international consultancy کرائیں گے اور لوکل کا خیال یہ جو existing جو فش ہاربر ہے وہ بالکل right mouth bank of Shadikor river کے belt کے سامنے آجاتا ہے تو وہاں سے جتنا پانی آتا ہے تو already slitup ہو جاتا ہے۔ تو اُس وقت لوکلز نے یہ کہا تھا کہ جی اِس کی ایک جگہ ہے جڈی، تو اُدھر اگر اس کو شفٹ کیا جائے۔ تو وہ naturally چونکہ ماہی گیروں کا تجربہ ہوتا ہے وہ باپ دادا ہے وہ یہ کام کر رہے ہیں تو اُن کے مطابق اُدھر بھی ہم یہ سروے کروائیں گے اور ہماری یہ کوشش ہوگی کہ ہم دوبارہ سر! نو پسنی فش ہاربر کو دوبارہ وہاں بنادیں۔ اِس کے علاوہ جہاں تک trawling اور لوکل نان لوکل کی بات کی definatly وہاں ایک social issue کھڑا ہوا ہے وہاں basically تین چار یا اِس سے زیادہ کچھ وہاں فیکٹریز ہیں جنہوں نے اپنی monoply بنائی ہوئی تھی تو وہاں کے جو لوکل fishermen تھے اُن کو اعتراض تھا۔ جو وہاں کے باہر کے لوگ تھے وہ زیادہ محنت کرتے تھے زیادہ کام کرتے تھے لیکن چونکہ ایک issue کھڑا ہوا تھا میں مولانا صاحب سے ابھی ملا ہوں جو فیکٹری owners ہیں اُن کے representative بھی مولانا صاحب کے پاس گئے ہیں DC صاحب بھی گئے ہیں تو اُس کو ہم گفت وشُنید کے ذریعے ہم حل کر رہے ہیں اور اُس میں ہم نے یہ کہا کہ جو بلوچستان کی زمین بلوچستان کا سمندر پاکستان کے ہر کسی شخص کے لیے اجازت ہے کہ وہ آئے وہاں پر کام کرے محنت مزدوری کرے ہم resist نہیں کر رہے ہیں کہ کسی کو ہم کام کرنے نہ دیں یا اُس کے لیے issue کھڑا کردیں۔ جہاں تک ہمارے لوگ پنجاب جاتے ہیں محنت مزدوری کرتے ہیں کام کرتے ہیں سندھ جا کر کام کرتے ہیں تو اُسی طرح اُن کو بھی اجازت ہے۔ تو وہ معاملہ مولانا صاحب کے ساتھ بات چیت ہوئی ہے وہ حل ہو جائے گا وہ اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے۔ ہاں جہاں تک illegal fishing کی بات ہے تو فشریز ایکٹ amend ہو رہا ہے اُس میں سی ایم صاحب نے ایک cabinet committe بنائی ہے مَیں اُس کا چیئرمین ہوں۔ مولانا صاحب اور برکت صاحب ممبر ہیں تو اُس کمیٹی کو ہم اُس ایکٹ کو ہم دوبارہ از سرنو دیکھ رہے ہیں اُس میں ہم کوشش کریں گے ایسے laws ہم وہاں متعارف کروائیں کہ illegal fishing پر کنٹرول پایا جاسکے۔

جناب اسپیکر: ok۔ آپ اُس ایکٹ کو revisite کرنے جارہے ہیں۔

وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات: جی بالکل تقریباً ایک میٹنگ ہم کر چکے ہیں۔

جناب اسپیکر: ok

وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات: اُس میں ایک issue ہے کہ جو فش ہاربر اور BCDA کے جو ملازمین ہیں اُن کا future کیا ہوگا۔ اُس کو ہم نے طے کرنا ہے کل یا پرسوں ہم میٹنگ کر کے اُس کو بھی طے کر لیں گے۔

جناب اسپیکر: ok. thank you۔ مجید بادینی صاحب۔

انجینئر عبدالمجید بادینی (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق): اللھم صلی علی محمد وعلی محمد۔ اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محترم جناب اسپیکر صاحب! ہمارا علاقہ سوئی گیس سے سو کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ نصیر آباد ڈویژن چاہیے جعفر آباد ہو، صحبت پور، اُوستہ محمد یا آپ کا نصیر آباد، ڈیرہ مراد۔ سوئی گیس کے نزدیک ہونے کے باوجود ہمارے پاس گیس کا پریشر نہیں ہے اور غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ گیس کی جاری ہے اور وہاں اس ٹائم روزوں میں بھی اِن کو عوام پر کوئی ترس نہیں آتا رمضان کے مہینے میں بھی نہ ہمارے پاس گیس ہے اگر گیس ہے تو اُس کا کوئی پریشر نہیں ہے۔ ایسے ایک موم بتی جتنی جو آگ ہے اُس پر نہ کھانا ک سکتا ہے نہ روٹی۔ برائے مہربانی! ہم بار بار آپ سے یہ گزارش چکے ہیں کہ DG کو یہاں بُلائیں اِس سے پوچھیں کہ کیوں یہ ظلم ہو رہا ہے بلوچستان کے عوام کے ساتھ اور یہاں خاص کر نصیر آباد ڈویژن میں آپ یقین کریں یہ ایک جعفر آباد کا مسئلہ نہیں ہے یہ پورے ڈویژن میں ہر شہر میں یہی حالت ہے ایک تو ہمارے وہاں دیہاتوں میں ویسے گیس نہیں دی گئی ہے صرف شہر میں ہے اس کا بھی پریشر نہیں ہے اور اسکی غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ جاری ہے۔

جناب اسپیکر: بادینی صاحب! اگر آپ کو یاد ہو ہم نے گیس کے DG کو بُلایا تھا ہم نے۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق: جی۔

جناب اسپیکر: اور آپ بھی میرے خیال میں اُس میٹنگ میں تھے۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق: سائیں! میں نہیں تھا اُس میں۔

جناب اسپیکر: آپ نہیں تھے اُس میں؟

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق: جی ہاں۔

جناب اسپیکر: تو آپ کے علاقے کے باقی ممبرز سارے میرے خیال میں اُس میں موجود تھے۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق: پھر بھی کوئی فرق نہیں پڑا ہے۔ یہ سمجھ نہیں آتا ہے کہ آپ بھی بُلاتے ہیں ہم باتیں کرتے ہیں۔ اُس کے بعد اگر کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے اگر آپ چاہتے ہیں دیکھیں آپ کے باقی جو علاقے کے ممبرز ہیں ظاہر ہے پورا ڈویژن ہے آپ کا۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امورعمومی نظم ونسق: جی ہاں۔

جناب اسپیکر: اور آپ کہہ رہے ہیں کہ پورے ڈویژن میں گیس کی صورت حالalmost ایک جیسی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امورعمومی نظم ونسق: جی ہاں۔

جناب اسپیکر: پریشر وغیرہ کوئی نہیں ہے۔اُس سے کام نہیں لیا جاسکتا۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امورعمومی نظم ونسق: جی ہاں۔

جناب اسپیکر: تو اُس کیلئے پھر آپ کے سارے ممبرز کو اکٹھا کریں ایک دن مجھے بتائیں پھر اُس دن میں DG کو کال کر لیتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امورعمومی نظم ونسق: آپ کرتے ہیں سائیں آپ اُس کو انشاءاللہ next سیشن میں اُن کو ایک بجے بلائیں۔

جناب اسپیکر: next week میں۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امورعمومی نظم ونسق: ہاں25 تاریخ کو۔

جناب اسپیکر: ok۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امورعمومی نظم ونسق: 25 تاریخ کو اُن کو ایک بجے بُلائیں ہم سب نصیر آباد کے جتنے نمائندے انشاءاللہ اُس میں شریک ہونگے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔ میں سیکرٹری صاحب سے کہہ دیتا ہوں وہ آپ سے فرداً فرداً رابطہ کرے گا اور time confirm کرکے پھر اُن کو کال کرتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امورعمومی نظم ونسق: شکریہ sir

جناب اسپیکر: .thank you جی سلیم کھوسو صاحب۔

میر سلیم احمد کھوسہ (وزیر محکمہ مواصلات ،ورکس ،فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ): اِس میں کوئی دورائے نہیں ہیں کہ پورے ڈویژن کے اندر گیس پریشر کا بڑاissue ہے۔تو گزارش یہ ہے کہ آپ نے مہربانی بھی کی تھی ایم ڈی کو بھی بُلایا تھا وہ آئے بھی تھے یہاں تو کافی commitments بھی کرکے گئے لیکن کسی پر بھی عمل درآمد نہیں ہوا۔

جناب اسپیکر: order in please order in the house honorable members

the house.

وزیر محکمہ مواصلات، ورکس، فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ: میری یہی گزارش ہوگی اگر دوبارہ بھی آپ اُن کو بُلائیں میرے خیال میں کوئی فائدہ تو نہیں ہے۔ پہلے بھی وہ آئے تھے بہت ساری باتیں کر کے یہاں سے چلے گیے۔

جناب اسپیکر: جی ہاں بالکل۔

وزیر محکمہ مواصلات، ورکس، فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ: لیکن جو ں کا توں ہے اُنہوں نے کسی چیز پر بھی implement نہیں کرایا جو commitments کر کے گئے اِسی طرح واپڈا کا issue ہوتا ہے کیسکو چیف کو بھی کئی مرتبہ آپ نے بُلایا ہے وہ بھی یہاں آ کر۔۔۔

جناب اسپیکر: کیا way forward کیا ہے۔ اَب DG کو change کرنا ہے۔ DG کو لکھ دیتے ہیں اُس کو تقریباً change کرنے کیلئے وہ بھی کوئی اور آجائے گا۔

وزیر محکمہ مواصلات، ورکس، فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ: فیڈرل گورنمنٹ کو ضرور لکھنا چاہیے کہ یہ جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور یہاں یہ اہم نوعیت کے issues ہیں جو ہمارے لوگ suffer کر رہے ہیں ہمارے پاس تو خیر ہے اُس طرح کی سردی نہیں ہے جو یہاں کوئٹہ میں یا ٹھنڈے علاقے وہاں تو یہی چولہے جلاتے ہیں آپ کو پتہ ہے کہ اَب لکڑیاں تو رہی ہی نہیں تقریباً جنگلات تو ختم ہو گئے اَب سارا دارومدار اِسی گیس پر ہے۔

جناب اسپیکر: بالکل۔

وزیر محکمہ مواصلات، ورکس، فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ: اور حالت اِن کی یہ ہے کہ یہاں آ کر باتیں کر کے چلے جاتے ہیں لیکن کوئی عمل درآمد نہیں ہے۔ صرف commitments کرتے ہیں کہتے ہیں کہ یہ کر لیں گے وہ کر لیں گے ابھی میرے علاقے کے جو مسئلے ہیں جناب اسپیکر! 2022 میں 2020۔ sorry.2010۔ اور 2013۔ even 2022 میں بھی بہت بڑے وہاں سیلاب آئے اور پانی کی وجہ سے وہ ٹوٹل جو پائپ ہیں وہ سارے damage ہو گئے۔ وہ ٹوٹل replacement مانگتے ہیں لیکن کچھ بھی نہیں ہے صرف باتیں ہیں۔

جناب اسپیکر: ان پر کوئی عمل نہیں ہوتا۔

وزیر محکمہ مواصلات، ورکس، فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ: کوئی بھی عمل نہیں ہو رہا ہے تو میری گزارش یہ ہوگی کہ اگر دوبارہ بھی آپ اُن کو بُلائیں گے تو وہ اِسی طرح کے commitments کر کے چلے جائیں گے۔

جناب اسپیکر: نہیں مجید بادینی صاحب کے سامنے ہم بُلائیں گے اُس کو اُنکے سامنے کہیں گے اُس سے پوچھیں گے کہ کیا دوبارہ اُس پر عملدرآمد ہوتا ہے یا نہیں۔

وزیر محکمہ مواصلات، ورکس، فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ: مجید بادینی صاحب کے حوالے سے بھی ضرور پوچھیں۔ ہم نے گیس پریشر کی جو بات کی ہے۔

جناب اسپیکر: کوئی billing کا issue تو کوئی نہیں ہے۔

وزیر محکمہ مواصلات، ورکس، فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ: نہیں نہیں billing کا تو کوئی issue نہیں ہے ہمارے لوگ اپنے بساط کے مطابق جو بھی bill آتے ہیں وہ دیتے ہیں اس طرح نہیں ہے billing کا کوئی issue نہیں ہے۔ اِن کی گیس پریشر کا مسئلہ ہے۔

جناب اسپیکر: ok ٹھیک ہے۔

وزیر محکمہ مواصلات، ورکس، فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ: یہ issues ہیں۔

جناب اسپیکر: سیکرٹری صاحب ہمارے جتنے نصیر آباد ڈویژن کے ممبرز ہیں اُن سے رابطہ کر کے ایک date final کریں یہ Next three to four days میں before weekend اِس میں گیس والوں کو ذرا کال کریں اور اُن کو بھی ساتھ دعوت دیں تا کہ اِن کے ساتھ یہ مسئلہ discuss کیا جائے جی پلیز اصغر ترین صاحب۔

جناب اصغر خان ترین: جناب اسپیکر صاحب! یہاں۔

جناب اسپیکر: جی ایک منٹ، ایک منٹ اصغر ایک منٹ۔ جی میڈم۔

محترمہ غزالہ گولہ بیگم (میڈم ڈپٹی اسپیکر): مجید صاحب اور سلیم صاحب نے جو باتیں کیں میں نے اُسی پر بات کرنی تھی۔

جناب اسپیکر: .ok

میڈم ڈپٹی اسپیکر: نصیر آباد ڈویژن کیلئے۔

جناب اسپیکر: .ok Asghar hold اصغر آپ hold کریں۔ جی۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی کہ kindly اِس چیز کو بالکل دیکھا جائے گیس کا جس طرح سے ابھی اُنہوں نے بتایا ہمارے دونوں معزز ممبران کو اور لوگوں کو بہت زیادہ تکلیف ہے وہاں گیس کا issue ہے۔ نا کہ صرف اُس وجہ سے اور دوسرا یہ کہ ایک خطرناک چیز ہے گیس، جب گیس on بھی کر دیتے ہیں اُس کے بعد گیس off ہو جاتی ہے جب پریشر کم ہو جاتا ہے تو اُس چیز کا ذمہ کون لے گا کھانا تو ایک طرف رہ جاتا ہے لیکن انسانی زندگی وہ بھی اُسی چیز میں آ رہی ہے تو لہٰذا ان کو بُلا کے اِس چیز پر بھی نہ صرف گیس مہیا کی جائے اُس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ جہاں جہاں لوگوں کے گیس پریشر کم ہوتا ہے لوگ اِتنے وہاں اُن کے پاس ٹائم نہیں ہے کہ پورا وقت چولہوں کے پاس بیٹھے رہے تو اُن خواتین کیلئے اِس issue

کو بھی ہم نے ضرور دیکھنا ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: وہ صرف وہاں کا بھی مسئلہ نہیں ہے نصیرآباد اور کوئٹہ شہر میں بھی سحری کے ٹائم اور افطاری کے وقت میں پریشر اتنا low ہو جاتا ہے۔ کہ پتہ نہیں چل رہا ہے کیونکہ کل دو مرتبہ میرے اپنے روم کی گیس off ہو گئی تھی جس سے میرے روم میں پوری گیس بھر گئی، یہ لوگ کم از کم گیس دیتے ہیں اگر گیس نہ دیں تو ایک دم سے پریشر تو اُس کا low نہ کریں ناں کہ پتہ ہی نہ چلے کہ گیس کس ٹائم پر بند ہو جاتی ہے۔

جناب اسپیکر: میڈم ٹھیک ہے۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: thank you so much

جناب اسپیکر: hold on۔thank you اپنا جی اصغر ترین صاحب۔

جناب اسپیکر: اصغر ترین صاحب۔

جناب اصغر علی ترین: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! اس ہاؤس میں کچھ عرصہ پہلے چند اہم نکات پر بات ہوئی تھی۔ اُس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ یہاں سے کمیٹی بنے گی اور کمیٹی اسلام آباد جائیگی پھر پرائم منسٹر صاحب سے بلوچستان کے Issues کے بارے میں Discuss کرے گی۔ اس میں ایک تو یہ پی آئی اے کا مسئلہ تھا Airlines کا مسئلہ تھا جن کی tickets بہت زیادہ ہیں۔ یعنی یہاں ہمارے colleagues نے کہا تھا کہ 70، 75 اور 80 ہزار کا بھی one side Quetta to Islamabad یا کوئٹہ، کراچی کا ٹکٹ ہے same وہی condition چل رہی ہے۔

جناب اسپیکر: Airlines کی بات کر رہے ہو؟

جناب اصغر علی ترین: جی ہاں جناب اسپیکر صاحب! Airlines کی بات کر رہا ہوں۔

جناب اسپیکر: ok.

جناب اصغر علی ترین: same وہی condition چل رہی ہے۔ اس پوائنٹ کو یہاں اٹھائے ہوئے تقریباً دو مہینے ہو گئے ہم پرائم منسٹر کے پاس گئے کمیٹی بنی اس پر مزید کوئی سوال جواب ہوا۔ تو جناب اسپیکر صاحب! اس کو آپ pursue کرائیں تاکہ سب دوست اس پہ تفصیل سے بات کریں۔

جناب اسپیکر: یہ کمیٹی میرے خیال میں چیف منسٹر کی سربراہی میں بنی تھی۔

جناب اصغر علی ترین: سر! دیکھیں! ابھی ہاؤس نے ایک فیصلہ کیا۔ سی ایم صاحب نے فلور پر کہا کہ ہم جائیں گے ان

سے ملیں گے اور دو دفعہ ٹائم بھی طے ہوا تھا اس کے علاوہ ہمارا گیس اور بجلی کے issue پر بھی بات ہوگی نہ گیس نہ بجلی پر بات ہوئی اور نہ Airlines پر بات ہوئی تو جناب اسپیکر صاحب! یہ پانچ سال بھی گزر جائیں گے ہر ممبر کھڑا ہو کے کہے گا جی گیس نہیں ہے بجلی نہیں ہے لوڈ شیڈنگ ہے۔ میں آپ کو بتاؤں پرسوں میں ایک ویڈیو دیکھ رہا تھا کواری روڈ پر ایک نالہ کہیں بہہ رہا تھا اُس نالے میں آگ بھڑک اٹھی۔ تو پتہ چلا کہ یہ گیس پائپ لائن سے آگ نکل رہی ہے۔ یعنی اس گندے نالے میں جو leakage ہیں وہ گیس کی leakage ہے۔ اب leakage ہر جگہ ہو رہی ہے گندے پانی سے گیس نکل رہی ہے۔ لیکن یہاں عوام کے لیے گیس نہیں ہے اور آپ جب بھی جاتے ہیں اور بالخصوص کیسکو والے یہ کہتے ہیں کہ جی ہمیں بل نہیں مل رہا۔ بل کون جمع کرے گا، بل تو جمع کرنا کیسکو کا کام ہے۔ ان کے لیے simple یہ کرتے ہیں جب بل نہ ملے وہ بجلی بند کر دیتے ہیں recovery کے لیے کیسکو والے جناب اسپیکر صاحب! وہ حرام ہے کہ اپنے آفس سے باہر نکلیں اور جہاں پہ کہیں آپریشن کریں یا بل اکٹھا کریں سوال وہ کہتے ہیں ہم بیٹھے ہوئے ہیں ہمارے پاس آپ تشریف لائیں ہمارے پاس بل جمع کرائیں پھر ہم آپ کو بجلی دیتے ہیں۔

جناب اسپیکر: جی ہاں ایسا ہی ہے۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! ایک اور بات میں آپ کے گوش گزار کرانا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: اچھا ایک منٹ آپ مجھے ذرا تھوڑا clear کر دیں یہ سی ایم صاحب کی سربراہی میں کمیٹی بنی تھی۔ ایک تو جہازوں کے جو کرائے تھے۔ اور دوسرا کون سا issue اس میں تھا۔

جناب اصغر علی ترین: دوسرا اس میں جو کراچی میں ہوٹلز مالکان کا مسئلہ تھا۔ کہ اس پر پھر ہم سندھ کا بھی کہا تھا اور اس میں جو فیڈرل کا تھا۔ اور اس میں جو فیڈرل کا تھا ایک بجلی کا بھی معاملہ تھا۔ اور گیس کا بھی معاملہ تھا۔ گیس کے حوالے سے بات ہوگی وفاق سے، بجلی کے حوالے سے بات ہوگی، یہ ایئر لائنز کے ٹکٹ، اس حوالے سے بھی بات ہوگی تو یہ تین، چار پوائنٹس تھے جس میں سی ایم صاحب نے کہا کہ کمیٹی بنائیں گے پھر ہم جائیں گے دو دفعہ شاید ہمیں میسج بھی آیا کہ اس تاریخ کو جانا ہے تو شاید cancel ہو گیا دو دفعہ تو جناب اسپیکر صاحب۔۔۔

جناب اسپیکر: ایک منٹ میں کراچی والے ذرا صادق عمرانی صاحب سے پوچھ لیتے ہیں۔ صادق عمرانی صاحب اگر آپ کو یاد ہو آپ بیچ میں بیمار ہو گئے تھے ہمیں پتہ ہے آپ اپنی جگہ پر ٹھیک ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو صحت دے۔ وہ آپ نے سندھ گورنمنٹ سے رابطہ کرنا تھا کچھ ہمارے لوگوں کے جو وہاں problems تھے سندھ میں آپ نے ایک کمیٹی لے کے جانی تھی اس میں کوئی update ہے کیا آپ سے رابطہ ہوا ہے یا نہیں ہوا ہے۔

میر محمد صادق عمرانی (وزیر محکمہ آبپاشی): سر! اس سلسلے میں وفد کی صورت میں تو نہیں ویسے میں نے سی ایم سندھ سے

بات کی۔۔۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

وزیر محکمہ آبپاشی: کہ یہ دو مختلف جگہیں جیکب آباد، حب اور کراچی کے درمیان میں جو ٹرانسپورٹر آتے ہیں ان کو تنگ کیا جارہا ہے ان سے بھتے وصول کیے جارہے ہیں انہوں نے کہا کہ میں اس کو دیکھتا ہوں۔

جناب اسپیکر: انہوں نے کہا میں دیکھ لیتا ہوں۔

وزیر محکمہ آبپاشی: سر! جی ہاں۔

جناب اسپیکر: تو آپ اس کو تھوڑا سا pursue کریں may be رمضان میں یا maybe after رمضان- تو جیسے آپ کو feasible لگے آپ ذرا اس کو pursue کریں۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! عمرانی صاحب نے بات کی ہوگی۔لیکن جو کراچی ہوٹلز مالکان کا مسئلہ ہے وہ ابھی بھی جوں کا توں ہیں اس پر کوئی خاطر خواہ کوئی اس میں کمی نہیں آئی ہے کیونکہ ان کا تعلق آپ کو پتہ ہے جناب اسپیکر صاحب! اکثر ان ہوٹل والوں کا تعلق وہ پشتون بیلٹ سے ہے پشتون اضلاع سے ہے بالخصوص جو میرا ضلع پشین ہے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ قلعہ عبداللہ اور پشین یہ تقریباً 80% لوگ وہاں جا کر کراچی میں۔۔۔

جناب اسپیکر: وہ متاثرین میں شامل ہیں۔

جناب اصغر علی ترین: وہاں ہوٹلز پر چائے کا کام ہمارے لوگ کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: جی ہاں۔

جناب اصغر علی ترین: تو وہ ایک قسم کے ہمارے ووٹر بھی ہیں۔اگر ووٹر نا ہوں، تو ہمارے علاقے کے تو ہم سے براہ راست رابطے میں ہیں۔ان کا آج یہ موقف ہے کہ آپ نے اسمبلی میں بات کی تھی کہ ہم کراچی آئیں گے آپ کی کمیٹی کو سی ایم سندھ سے ملائیں گے۔لیکن ابھی تک ہمارے ساتھ کوئی رابطہ نہیں ہوا۔اور حالات وہی جوں کے توں ہیں تو جناب اسپیکر۔۔۔

جناب اسپیکر: صادق صاحب انشاء اللہ اس کو pursue کریگا وہ کہہ رہے ہیں میں دوبارہ رابطہ کر لیتا ہوں کہ جو پہلے بھی انہوں نے پیغام پہنچایا ہے انہوں نے ان سے promise کیا ہے تو دوبارہ چیک کر کے کہ اگر وہ بھول گئے ہیں یا ان پر action نہیں ہوا ہے تو دیکھ لیتے ہیں۔

جناب اصغر علی ترین: اسپیکر صاحب اس کو بھی pursue کرلیں یہ جو Air tickets ، بجلی اور گیس کا معاملہ ہے پرائم منسٹر صاحب سے اس کو put up کرنا ہے سامنے اٹھانا ہے اس پر بھی کمیٹیاں بنا دیں سی ایم صاحب سے

بات کریں۔

جناب اسپیکر: اصغر ترین صاحب میری گزارش یہ ہے کہ یہ جو بجلی اور گیس ہے دونوں Federal subject ہیں اس پر ہاؤس کو مشترکہ طور پر کوئی stand لینا چاہیے اور گورنمنٹ کو اس چیز کا پابند کرنا چاہیے کہ وہ فیڈرل گورنمنٹ سے اس پر دوٹوک الفاظ میں بات کرے۔ کہ یہ جو problem ہے۔ روزمرہ کی بنیاد پر سردیوں میں گیس نہیں ہوتی ہے گرمیوں میں بجلی نہیں ہوتی ہے اور بہانہ بناتے ہیں کہ billing نہیں ہوتی ہے billing وہ نواب صاحب گھروں میں بیٹھے ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں خود آپ بل جمع کریں پھر ہمارے پاس آئیں۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں پہلے تو یہ تھا کہ ذمہ دار حضرات بھی شامل تھے overloading ہے لوڈ شیڈنگ ہے اب تو ذمہ دار حضرات کی، بی ایریا میں بالکل بجلی نہیں ہیں۔ بی ایریا میں جناب اسپیکر صاحب! 48 گھنٹے میں کیا مہینے میں ایک گھنٹہ بھی بجلی نہیں سب لوگوں نے سولر لگا لیے ہیں۔ اب جو رہ گیا focus اے ایریا میں۔ اے ایریا میں بھی وہی کر دیئے۔ اب 24 گھنٹے میں آٹھ یا 12 گھنٹے دیں۔ اور جب ان کے پاس جاتے ہیں ان کا رویہ ایسے ہوتا ہے جیسے کوئی خیرات یا کوئی بھیک میں آپ کو چیز دے رہے ہیں یا کوئی بہت بڑا احسان کر رہے ہیں تو جناب اسپیکر صاحب! یہاں جو وفاقی دو محکمے ہیں گیس اور بجلی یہ سفید ہاتھی بن گئے ہیں۔ اپنا آفس سے نہیں نکلتے ہیں حکومت وفاق میں پیپلز پارٹی کا صدر بیٹھا ہوا ہے اور مسلم لیگ (ن) کا وزیر اعظم بیٹھا ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: جی، جی بالکل۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! بلوچستان میں بھی ان دونوں پارٹیوں کی حکومت ہے تو اس کا اس سے فائدہ اٹھائیں۔ عوام کو ریلیف دیں اور بالخصوص اگر رمضان میں بجلی اور گیس اچھی مل جاتی ہے تو لوگ آپ کو دعائیں دیں گے۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: بالکل لوگوں کو ریلیف ملے گا exactly thank you thank you اسفندیار کاکڑ صاحب

جناب اسفندیار خان کاکڑ (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ اربن پلاننگ وہ ڈویلپمنٹ): جیسے معزز اراکین نے گیس اور بجلی کی بارے میں بات کی جناب اسپیکر صاحب! گیس کی تو بات ہم اس لیے نہیں کر سکتے کیونکہ الحمدللہ ہماری طرف گیس آئی ہی نہیں ہے۔ اور ہمارے پشین میں وہ بھی نہ ہونے کی برابر ہے۔ پریشر بالکل نہیں ہے اور دوسرا سب سے بڑا مسئلہ بجلی کی آپ بات کر رہے تھے آپ نے ابھی فرمایا کہ بجلی گرمیوں میں نہیں ہوتی جناب اسپیکر صاحب! ہماری طرف سردیوں میں بھی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: ایسا ہی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ اربن پلاننگ وہ ڈویلپمنٹ: پورے مہینے میں ایک گھنٹے کی بات کررہے ہیں آدھا گھنٹہ بھی نہیں۔ پانچ منٹ بھی نہیں آئی۔ نا آپ کا XEN بات سنتا ہے نا آپ کا چیف بات سنتا ہے نا کچھ ہوتا ہے ہمارے کھمبے گر گئے ہیں۔ ہمارے بجلی کے مسائل ہیں۔ اور اسمبلی میں بات یہ ہوتی ہے کہ وفاقی محکمہ ہے؟ تو کیا ہوا وہ وفاق کا ہے وفاق پھر ہمارے گیس کا پریشر صحیح نہیں کریں گے یا ہمارے بجلی کے کھمبے جو گرے ہوئے ہیں یا جو ہمارے لوگ ٹیکس دے رہے ہیں بل pay کررہے ہیں اس کے باوجود ایک سیکنڈ بھی بجلی نہیں آتی XEN فون اٹھاتا نہیں ہے۔ میں آپ کو اس ایوان کی توسط کہتا ہوں پشین کے XEN کو فل الفور ٹرانسفر بھی کیا جائے اور۔۔۔

جناب اسپیکر: ایک منٹ اگر آپ چاہتے ہیں اسفند یار صاحب۔ ایک تو کیسکو چیف کو بلاتے ہیں اُس کے ساتھ آپ کا جو XEN ہے اس کو بھی کال کرتے ہیں ان کے سامنے آپ یہ باتیں کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ اربن پلاننگ وہ ڈویلپمنٹ: سر! میں گزارش آپ سے اس طرح کرتا ہوں کیسکو چیف وہ بار بار آئیں۔ لیکن اس کا کچھ نہیں ہوا جب سے ذمہ داران کو پیسے مل گئے۔ اس کے بعد انہوں نے بلوچستان کی بجلی کو چھوڑ ہی دیا ہے۔ یا پھر بالکل لائن کاٹے۔ اور اپنے ملازمین کو واپس کریں ابھی ہم لوگ کریں کیا؟ بجلی نہیں ہے بل سب دے رہے ہیں ہر روز نئے بل آرہے ہیں ہر مہینے بل آرہے ہیں line losses بھی ہم پر ڈال رہے ہیں بقایہ جات بھی ہم پر ڈال رہے ہیں باقی سرچارج بھی ڈال رہے ہیں لیکن بجلی دے نہیں رہے دیکھیں لوگ غریب ہیں۔

جناب اسپیکر: آپ سمجھتے ہیں کہ XEN کے ٹرانسفر کرنے سے مسئلہ حل ہوجائے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ اربن پلاننگ وہ ڈویلپمنٹ: نہیں وہاں تو ہمارے حلقے پشین کے حد تک overall میں بات کرر ہا ہوں۔ اس بات کو بھی نہیں سن رہے، آپ اسپیکر ہیں، آپ صوبائی اسمبلی کے نمائندے ہیں وہ آپ کی بات نہیں سُنیں گے اس پورے ایوان کی بات نہیں سُنیں گے۔ نہ وفاق بات سُن رہا ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں انشاءاللہ سُنیں گے۔ Thank you. جی ظفر آغا صاحب۔

سید ظفر علی آغا: ایک دو اہم مسئلوں پر۔ جناب اسپیکر کوئٹہ ہمارا شہر ہے اور کوئٹہ شہر میں جتنی یہاں لوگوں کو سہولت ملے گی یہ سب کا ایک اچھا image اس ایوان سے پارلیمنٹ کو ہر ممبر کا ایک اچھا میسج یہاں سے جائے گا۔ جناب اسپیکر! میں دو چیزوں پر آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ افطاری کے ٹائم پر جناب اسپیکر اگر آپ افطاری سے ایک گھنٹہ پہلے اس اسمبلی سے آپ باہر نکلیں اور خود گاڑی drive کر کے آپ بلیلی سے کچلاک، چمن، پشین اور ژوب جاتے ہیں۔ جناب اسپیکر! یہاں ایک تو نیشنل ہائی وے نے صحیح روڈ کو بالکل ٹھیک ٹھاک روڈ کو اُکھاڑ کر ان لوگوں نے وہاں دوبارہ کام شروع کروا دیا ہے۔ دوسرا بلیلی چیک پوسٹ کے عین اس کے مین روڈ پہ وہاں ٹول پلازہ شروع کر دیا ہے

اور وہ ٹول پلازہ مجھے نہیں لگتا ہے کہ وہ constitutions میں کے اندر اور آپ کے آئین اور قانون کے اندر شہر کے اندر ٹول پلازہ میں نے آج تک سنا نہیں ہے لہٰذا یہ بن رہا ہے۔ جناب اسپیکر! وہ اس کے ساتھ ساتھ آپ چشمہ کی طرف جوں ہی مڑتے ہیں وہاں ایک پل ہے بہت پرانا بھی نہیں ہے recently ابھی دو سال پہلے C&W نے بنایا ہے۔

جناب اسپیکر: اس پر کام ہو رہا ہے۔

سید ظفر علی آغا: وہ بھی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ جناب اسپیکر جی وہ راستہ بند ہے۔ دوسری بات روڈ اُکھڑ رہا ہے اور تیسری بات عالمو چوک میں یہ جو نزدیک بالکل شہر کے نزدیک بالکل شہر کے اندر آپ وہاں چلے جائیں ایک ایک گھنٹہ ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹہ لوگ رُل رہے ہیں جناب اسپیکر وہ اپنے گھروں کو نہیں جا سکتے ہیں ہے ابھی ماہ رمضان ہے لوگوں کا روزہ ہے، کتنی پریشانی کی بات ہے جناب اسپیکر کے یہاں آپ یقین جانیں 10 بجے کے بعد وہاں سے بڑے ٹرالرز این ایل سی کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں۔

جناب اسپیکر: خیر یہ محدود وقت کے لیے یہ تو کام ہو رہا اِسی وجہ سے ہے۔

سید ظفر علی آغا: افطاری کے ٹائم یہاں پہ ٹریفک بند ہوتی ہے لہٰذا آپ سے گزارش ہے کہ آپ ایک سخت رولنگ دیں جناب اسپیکر کہ ٹریفک نظام کی یہاں نفری زیادہ بڑھائی جائے بہ نسبت اگر اور کہاں نفری لگی ہوئی ہے، یہ والا روٹ لوگ زیادہ تر پشین، چمن، قلعہ عبداللہ، ژوب تک یہاں سے نکلتے ہیں اور اپنے مریض کو لاتے ہیں یہ روڈ گھنٹوں تک بند ہوتا ہے۔

جناب اسپیکر: میں ایس پی ٹریفک سے بات کرتا ہوں۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر دوسری بات جیسے میرے بھائیوں نے بجلی کی نشاندہی کی۔ ہم نے پہلے دن اخباروں میں، سوشل میڈیا پر یہ سُنا کہ افطاری کے ٹائم اور سحری کے ٹائم گیس بھی آئے گا اور بجلی بھی آئے گی۔ ایک سوچے سمجھے پلان کے تحت آپ یقین کریں پشین میں لوگوں کے گھروں سے اور مسجدوں سے ٹرانسفارمر اُٹھا کے لے جایا جا رہا ہے۔ جناب اسپیکر! میں گزارش یہ کرتا ہوں اتنا بڑا ظلم اس روزوں میں ان لوگوں کو کیسا یاد آتا ہے۔ اور جب آپ رولنگ دیتے ہیں۔ آپ ان کو بلاتے ہیں ہم ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں تو یہی رونا ہوتا ہے کہ ہمیں بل نہیں مل رہا ہے۔ بل ملنے کا تو یہ تو نہیں ہے قانونی کے دس بندے بل دے رہے ہیں اور پانچ بندے نہیں دے رہے۔ تو آپ پورا کا پورا ٹرانسفارمر اُٹھا کے لوگوں کو اس ماہ رمضان میں لوگوں کو پریشانی سے دوچار کرتے ہیں۔ جناب اسپیکر گیس کی یہی لوڈشیڈنگ سے پنجاب میں فیکٹریاں چل سکتی ہیں، سندھ میں فیکٹریاں اس گیس سے چل سکتی ہیں اور یہاں ہم اگر مائنس میں یہاں ہمارے جو کوئٹہ کا موسم ہے بلوچستان کا جو موسم ہے وہ سب کو پتہ ہے۔ مگر یہاں نہ گیس ہے نہ اس کا پریشر ہے نہ اس کا آپ یقین

کریں اس ٹائم آپ اسمبلی کی گیس on کرلیں یہاں اس ٹائم گیس نہیں ہوگی۔تو کہنے کا میرا مقصد یہ ہے کہ یہ federal subject ہے۔ہم نے ہمیشہ اس کو بنایا ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے ہم اُن کو بلا رہے ہیں۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر آپ سے آخری گزارش یہ ہیں کہ آپ ایم ڈی گیس کو آپ بلا لیں یہاں پر invite کریں۔تا کہ ہم اس کے ساتھ بیٹھ جائیں ایم ڈی گیس بہت ہی ایک اچھا آدمی ہے جو کراچی میں بیٹھتا ہے اس سے ہم ایک میٹنگ کر لیتے ہیں اپنے اپنے علاقوں کے جدھر جدھر گیس نہیں ہے وہی مسئلے ہم اس کے سامنے رکھ لیتے ہیں اس کا آپ کو اور اسمبلی کو کریڈٹ جائیگا۔

جناب اسپیکر: نہیں ہم اِن کو نصیر آباد ڈویژن کے لئے ہم بلا رہے ہیں اس میں اگر آپ آنا چاہتے ہیں تو آپ کا بھی اطلاع کروں۔ok

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر!مَیں حاضر ہوں اور پشین میں اس ٹائم بجلی بالکل نہیں ہے۔آپ یقین کریں جناب اسپیکر لوگوں سے ٹرانسفارمر یعنی قسطاً اُٹھائے گئے ہیں۔کیونکہ اس ماہ رمضان کو لوگوں کو تکلیف دینا اور لوگوں کو پریشان کرنا اِس ٹائم جس جس بازاروں سے ٹرانسفارمر اُٹھائے گئے ہیں۔جناب اسپیکر آپ یقین کریں جو کپڑے سلائی کرتے ہیں درزی اور جو دھوبی ہوتے ہیں جو باقی آپ کے جتنے بھی بازار کے جتنے بھی ایشوز ہیں بجلی کے متعلق وہ سارے اس ٹائم disturb ہیں آپ سے گزارش ہے کہ ان کو سختی سے سخت رولنگ بھی دیں اور اِن کو بلایا جائے۔

جناب اسپیکر: سیکرٹری صاحب ایس پی ٹریفک سے رابطہ کریں اس کو بلایا جائے۔یہ بلیلی کا جو ایشو بنا ہوا ہے جو روڈ کی construction ہو رہی ہے۔وہاں ٹریفک کی نفری بڑھانی چاہیے تاکہ وہاں یہ روزانہ کی بنیاد پر افطاری اور اِس ٹائم پر جو لوگوں کو پرابلم ہو رہی ہے وہ نہ ہو کہ ٹریفک smoothly چلتی رہے ہیں رحمت صالح بلوچ صاحب

میر رحمت صالح بلوچ: thank you جناب اسپیکر!دوستوں نے اچھے ایجنڈے پر بات کی اور ایشوز ہیں لوگوں کے،لیکن میں آج دو ایشوز ہیں جن پر بات کرنا چاہتا ہوں ایک تو سر!میں پورے ایوان کی توجہ چاہتا ہوں خاص طور پر حکومتی جماعتوں کی،جو حکومتی بنچز پر بیٹھے ہیں سر! 19 تاریخ کی رات میرے پنجگور کے دو جوانوں پہ حملہ ہوتا ہے رات کو 10 بجے برووری بائی پاس جبل نور کے قریب۔جس سے سہیل شمبیزئی ولد حاجی معین شمبیزئی شہید ہوتا ہے اور زاہد ولد رفیع اللہ جان زخمی ہوتا ہے تو میں شکریہ ادا کرتا ہوں جن جن دوستوں نے تعاون کیا ہے اسپیشلی منسٹر ہیلتھ نے لیکن آج مَیں پورے ایوان کی طرف سے اپنے پولیس فورس کو appreciate کرتا ہوں۔کہ رات کے اندھیرے میں جس طریقے سے حملہ ہوا پھر پولیس نے جس ٹیکنیکل انداز میں 24 گھنٹے کے اندر اندر ان قاتلوں کو ڈھونڈ کے پکڑا اور ایک

کو مارا بلکہ اس سے تین پولیس والے زخمی ہیں ایک تو seriously injured ہے موت اور زندگی کی کشمکش میں ہے مَیں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم اپنے فورسز کی حوصلہ افزائی کریں یہ ہم پر فرض ہے۔ اور مَیں داد دیتا ہوں بروری روڈ کے تھانے کے ایس ایچ او اور ڈی ایس پی شوکت جدون اُن کی ٹیم کو اور ایس ایس پی صاحب کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں اس نے ہمارے ساتھ بہت اچھے انداز میں کو cooperate کیا بلکہ میں یہ گزارش کرتا ہوں قائد ایوان یہاں نہیں ہے سینئر منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں کہ ان پولیس والوں کی حوصلہ افزائی حکومت کریں ان کو انعامات سے نوازے کہ ان لوگوں نے ٹیکنیکل انداز میں جس طرح وہ بندہ افغان مہاجر تھا جو پہلے مردار ہوا اس نے یہ شاطر انداز میں ان دونوں نوجوانوں کو لوٹنا چاہا جب وہ گلی میں نہیں گئے اس نے اندھا دھند فائر کی اس کا اپنا ساتھی زخمی ہوا، اس طرح پولیس نے اس کو ڈھونڈ لیا۔ بلکہ میں ایک اور گزارش کرتا ہوں کہ جو HC پرویز حسین سی ایم ایچ (CMH) میں سر! موت اور زندگی کی کشمکش میں ہے ۔مَیں گزارش کرتا ہوں منسٹر ہیلتھ صاحب سے سینئر منسٹر ظہور بلیدی صاحب سے کہ اس کو ائیر ایمبولنس پر فوری طور پر کراچی شفٹ کریں ۔اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اِس نے قربانی دی ہے ہمارے لیے بلکہ اس قربانی کو تاریخ میں یاد رکھا جائیگا۔

جناب اسپیکر: منسٹر ہیلتھ بیٹھے ہوئے ہیں آپ اُن کو بتائیں۔ یہ اُن کا issue ہے۔

میر رحمت صالح بلوچ: جناب اسپیکر! ایک پوائنٹ یہ تھا۔ دوسری بات گزشتہ کئی سالوں سے مکران ڈویژن بدامنی کے لپیٹ میں ہے لیکن ابھی ایک اور مصیبت ہے کہ دہشت گردی، بدامنی اپنی جگہ پر مکران خاص طور پر پنجگور اور تربت میں اغواء برائے تاوان کاروبار بن چکا ہے۔ اور تقریباً ابھی تک کوئی پانچواں چھٹا نوجوان لڑکا ہے ان کو اغوا کرتے ہیں۔ جس طرح میں آپ کو یہ مثال دوں کہ نصیب ولد حاجی یاسین اس کو نو دسمبر یا 16 دسمبر کو اغوا کیا۔ پہلے پورا مکران سراپا احتجاج ہوا آل پارٹیز نے احتجاج کیا۔ اُس کو پھر چھوڑ دیا کس طرح وہ پتہ نہیں ہے لیکن اس کو چھوڑ دیا۔ لیکن ابھی خاص طور پر شاہنواز رند ولد گل جان رند جو گزشتہ تین مہینوں سے سر! اغوا ہے۔ لیکن مصیبت یہ ہے کہ دیدہ دانستہ دلیری سے وہی مافیا اغوا کار لوکل نمبروں سے کال کرتے ہیں اتنے دلیر ہو چکے ہیں۔ مَیں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے امن امان بحال کرنے کے اداروں کے لئے سوالیہ نشان ہے۔ خدارا میں حکومت سے یہ گزارش کر رہا ہوں کہ شاہنواز کی جو فیملی ہے وہ کرب کا شکار ہے اور پورا مکران اس خوف میں اس طرح مبتلا ہے کہ کوئی بھی بندہ اپنے بچے کو دکان تک نہیں بھیج سکتا ہے۔ کیونکہ شاہنواد basically ایک پرائیویٹ ہاسپٹل چلاتا ہے تربت میں. لوگوں کی خدمت کر رہا ہے اور ہاسپٹل سے نکلتے ہوئے اغوا ہوا ہے اور اُس کی گاڑی آبسر میں پائی گئی۔ تو بعد میں جب فون آنے شروع ہو گئے کہ جی ہمیں پیسے دیں۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت کو اس پہ serious action لینا چاہیے شاہنواز کی برآمدگی کے لیے باقی تین چار اور نوجوان اغوا

ہیں۔اُن کی فیملی سے ایسا لگ رہا ہے کہ لوگ لاوارث ہیں۔کوئی لوگوں سے مطلب جہاں ریاست کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ ہم لوگوں کو تحفظ دے دیں لیکن لوگوں کو یہ بالکل محسوس ہورہا ہے کہ لوگ عدم تحفظ کا شکار ہیں اور دیدہ دانستہ مطلب سر! یوفون کے لوکل نمبر ہیں

جناب اسپیکر: یہ اغوا برائے تاوان۔

میر رحمت صالح بلوچ: جی اغوا برائے تاوان ہے۔ directly وہ پیسہ مانگ رہے ہیں۔ بلکہ ہمارے بھائی جان ہمارے دوست ظہور جان کو یہ پتہ ہے اُس نے اُس فیملی سے ہمدردی کی ہے۔مَیں اُن کی رائے بھی جاننا چاہتا ہوں مَیں یہ گزارش کررہا ہوں کہ حکومت ایسی چیزوں کو serious لے لیں۔اور یہ شریف خاندان ہے۔یہ سارے پڑھے لکھے لوگ ہیں اور انکا خاندان اور علاقہ پورا ایسے پریشانی اور خوف میں یقین کریں ڈوبا ہوا ہے اسپیکر صاحب! پوچھنے والی بات ہے۔پورے مکران میں احتجاج ہوا ہے۔گوادر سے لیکر پنجگور تک لیکن کوئی شنوائی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: ظہور صاحب ابھی تو بی ایریا بھی ختم ہوگیا پولیس کا سارا A area ہے۔تھوڑا سا اُن کو tight کرنا چاہیے۔

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات): شکریہ جناب اسپیکر! رحمت صالح صاحب نے بڑی اچھی باتیں کی۔اور خاص کر اُنہوں نے جو سہیل شمبیزئی کو شہید کیا گیا۔چوروں ڈاکوں کی جانب سے۔ پولیس نے بروقت کارروائی کی اور چوروں کو پکڑلیا۔تو ہم بھی خراج تحسین پیش کرتے ہیں آئی جی صاحب کو اور اُن کی پوری ٹیم کو جنہوں نے قاتل کو پکڑا ہے۔لیکن یہ ہے کہ لواحقین کے زخموں کا مداوا نہیں ہوسکتا ہے لیکن پھر بھی تھوڑی بہت ریلیف مل جائیگی۔ جہاں تک اُنہوں نے مکران کی بات کی آپ کے علم میں ہے کہ معروضی حالت ہمارے ایسے بن گئے ہیں کہ یہاں ہرروز دہشت گردی کے واقعات ہوتے آرہے ہیں۔اور آج کل اغوا برائے تاوان اور ٹھیکیداروں کی extortion بھی چل رہی ہے۔جہاں تک شاہنواز گل جان کی بات تھی۔اور میرا ذاتی دوست بھی ہے اور ہمارا collage mate بھی تھا اُن کے اغوا کاروں کے خلاف ہماری جتنی بھی law enforcement agencies ہیں وہ کام کررہی ہیں ایک بازیاب ہوگیا۔دوسرا شاہنواز صاحب جو ہیں آل پارٹیز نے احتجاج بھی کیا تھا ہمارے اداروں نے آل پارٹیز کے نمائندگان کو بلا کے ان کو تفصیلاً بریفنگ بھی دی اسمبلی میں کہنا مناسب بھی نہیں ہے اور ابھی بھی حکومت اور حکومتی فورسز پولیس ہمارے انٹیلیجنس ادارے اس معاملے کو دیکھ رہے ہیں اور کوشش کررہے ہیں کہ جلد سے جلد شاہنواز کو بازیاب کرایا جائے ہم سب کی ہمدردی انکے ساتھ ہے البتہ جہاں تک لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے وہ تو کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ اس میں external factor بھی involve ہیں internal factors بھی involve ہیں اور ایک

ایسا hoch poch بنالیا ہے صوبے کو کہ پتہ نہیں کیا ہو رہا ہے کوئی آ کے کسی کو مار کے جارہا ہے۔تو اس پر حکومت جو ہے سنجیدگی سے غور وفکر کر رہی ہے۔ہم لیویز کو پولیس میں ضم کیا گیا ہے اور اسکی developing کی جارہی ہے۔اس پر جو ہے خطیر رقم خرچ کی جارہی ہے تا کہ لیویز کی اپ گریڈیشن ہو اور پولیس کو وہ تمام تر سہولتیں مل جائیں اور ان کو جو ہے ماڈرن جو جرائم ہیں ان کو کاؤنٹر کرنے کے لئے ان کو وہ Gadgetry وہ weaponry اور ہو جو لوازمات سب مل جائیں تا کہ وہ لاء اینڈ آرڈر کو بہتر بنانے کے لئے اپنا کردار ادا کر سکیں۔تو یہ ایک مشترکہ کوشش ہے رحمت صاحب کی بات کو میں سیکنڈ کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات: ہم سب اور حکومت کی کوشش ہے کہ وہ شاہنواز کو ہم بازیاب کرائیں۔

جناب اسپیکر: ok thank you زاہد علی ریکی صاحب۔

میر زاہد علی ریکی: بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔پوائنٹ آف پبلک میں۔جناب اسپیکر صاحب! بلوچستان کے ہر حوالے پر ہر ڈسٹرکٹ میں دیکھا جائے ایک طرف آپ کا ایران ایک طرف آپ کا افغانستان لگتا ہے۔واشک میں ایک زیرو پوائنٹ ہے کانٹا گھر کے نام سے جناب اسپیکر صاحب! اور خاص طور پر سلیم صاحب اگر آپ اس کو بولیں اگر سن لیں تو بہتر ہے۔بات یہ ہے کہ زیرو پوائنٹ کانٹا گھر وہ جگہ تھی تقریباً سالانہ پاکستان کو کروڑوں روپے وہاں سے ملتے تھے import export کے حوالے سے تو میرے خیال ایک دو سال پہلے ماشکیل واشک کے عوام وہاں سے پیدل ہو کے دالبندین، دالبندین سے نوشکی، نوشکی سے سیدھا آ کے یہاں پریس کلب کے سامنے بیٹھ گئے۔ہمارے دو منسٹر تھے شعیب اور دوسرا سلیم منسٹر تھے۔یہ دونوں آ گئے ان لوگوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کرنے۔تو ان لوگوں نے اپنی ڈیمانڈ پیش کی کہ بھئی ہمارا کانٹا گھر ماشکیل زیرو پوائنٹ ہے مہربانی کر کے اس کو open کریں جیسا آپ کا تفتان ہے جناب اسپیکر! جیسا آپ کا چمن ہے پتہ نہیں import,export ہو رہی ہے نہیں ہو رہی ہے۔

جناب اسپیکر: بالکل ہو رہا ہے۔

میر زاہد علی ریکی: اسی طرح تربت ہے، گوادر ہے، ہم خدانخواستہ illegal کام نہیں چاہتے ہیں ہم legal کام چاہتے ہیں۔ہماری پبلک legal کام چاہتی ہے کہ اُس میں پاکستان کو فائدہ ہو، State کو بھی فائدہ ہو اور وہاں کے لوکل بندے ہیں۔اُن لوگوں کو بھی فائدہ ہو۔اُس میں آپ کا خاران، رخشان، نوشکی اور چاغی بھی آتا ہے حتیٰ کہ جناب اسپیکر! آپ کے حلقے کے بھی بندے وہاں آئے ہیں۔

جناب اسپیکر: بالکل ایسی ہے آئے ہیں۔

میر زابد علی ریکی: کام کیا ہے import,export کے حوالے سے مگر جناب اسپیکر صاحب دو سال گزر گئے ہیں وہی زیرو پوائنٹ کا نٹا گھر ابھی تک بند پڑا ہے۔ پتہ نہیں وفاق کیا چاہتا ہے بلوچستان کے ساتھ، وفاق بار بار کہتا ہے کہ بلوچستان ماتھے کا جھومر ہے۔ بلوچستان ہماری شہ رگ سے نزدیک ہے۔ یہ ساری فضول باتیں ہیں یہ بلوچستان کے ساتھ ایک قسم کا دھوکہ ہے یہ باتیں ابھی ہم نہیں سمجھتے ہیں۔ یہ جو وفاق ہمارے ساتھ کرتا ہے جناب اسپیکر! وفاق میں جو اقتدار میں آتا ہے بلوچستان کے ساتھ ان کا رویہ صحیح پچاس سال سے صحیح نہیں ہے چاہے صوبائی پی ایس ڈی پی میں ہو چاہے وفاقی پی ایس ڈی پی میں ہو۔ چاہے اس طرح بارڈرز کا مسئلہ ہوا ہے۔ چاہے آپ کا یہ گیس اور بجلی کے ہمارے دوست وغیرہ ہمارے colleagues رو رہے ہیں. یعنی بلوچستان کو کسی حوالے سے نہیں دیکھتے ہیں۔ اگر پاکستان ہے وہ کہتا ہے پنجاب ہے۔ بھائی پنجاب ہے پنجاب سے بھی نکلیں ہم نہیں کہتے ہیں پنجابی بھی ہمارے بھائی ہیں۔ ہم وہاں سے نکلیں ناں یہ بھی پاکستان کا ایک صوبہ ہے اسکو بھی آپ اس طرح دیوار کے ساتھ نہیں لگائیں۔

جناب اسپیکر: اس کی آبادی بھی کم ہے۔

میر زابد علی ریکی: آبادی بھی کم ہے جناب اسپیکر صاحب اس کو بھی ریلیف دیا جائے۔ ان کے عوام کو بھی ریلیف دیا جائے جناب اسپیکر صاحب۔ یہ حق کی بات ہے، ہم ٹیکس دینے کے لئے تیار ہیں۔ وہاں آپ کے کسٹم کے انسپکٹر بھی بیٹھے ہیں ماشکیل میں۔ ایسے ہی بیٹھے ہیں مگر ابھی تک جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: honorable member پلیز آپ attentive رہیں اپنا Minister for Revenue پلیز آپ attentive رہیں (ڈسک بجائے گئے) sir please pay attention to the House. proceeding کی طرف۔ یہ کیمرے چل رہے ہیں تو اس میں آپ تھوڑا سا relax کریں روزے ہیں ہو جاتا ہے۔ جی

میر زابد علی ریکی: اسی حوالے سے جناب اسپیکر صاحب بات کرنے کا مقصد یہ تھا کہ بلوچستان کے ہر حلقے میں ہو۔ ہر ڈسٹرکٹ میں جو genuine کام ہے اس کو برائے مہربانی وفاق اس کو دیکھ لے اور وفاق اسی کے مطابق جناب اسپیکر ان لوگوں کا حق ادا کرے۔

جناب اسپیکر: جی ہاں بالکل.

میر زابد علی ریکی: جب ہم بات کرتے ہیں یہ تلخ ہوتا ہے پتہ نہیں وہ کیا کہنا چاہتا ہے۔

جناب اسپیکر: اس چیک پوسٹ کو main کون کر رہا ہے کسٹم والے یا ایف سی والے۔ کون کر رہے ہیں۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب وہاں باقاعدہ کسٹم بیٹھا ہے۔ ایسے ہی بیٹھا ہے پوسٹ ہوئے ہیں ان لوگوں

کا، وہاں بیٹھے ہیں تین چار انسپکٹر ہیں، ایسے ہی ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر: ok

میر زابد علی ریکی: پچھلی دفعہ جناب اسپیکر پچھلے tenure میں باقاعدہ اسپیکر نے رولنگ دی تھی۔ آپ کے knowledge میں لا رہا ہوں دوستوں کے knowledge میں لا رہا ہوں پچھلی دفعہ کسٹم کلکٹر کو اسی اسمبلی کی رولنگ کے مطابق دو دفعہ ادھر آیا۔

جناب اسپیکر: اچھا ٹھیک ہے۔

میر زابد علی ریکی: مگر اسی زیرو پوائنٹ اسی کانٹا گھر کے حوالے سے ہمیں یقین دہانی کرائی اسکے بعد کچھ بھی نہیں ہوا جناب اسپیکر صاحب چلے گئے۔

جناب اسپیکر: یہ آپ کہہ رہے کہ یعنی کہ illegal ٹریڈ کے لئے۔

میر زابد علی ریکی: علاقے کے تاجر ہیں سب کا وہاں کاروباری بندے ہے یہ تو کاروبار ہے جناب اسپیکر اس میں ہم کیا کر سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

میر زابد علی ریکی: باقی بارڈر تو آپ بند کرنے والے ہیں بند ہوئے ہیں مگر اس legal والے کو تو کھولیں کم از کم بندے یہاں پر کام تو کریں بجائے بھیک مانگنے کے کوئی نواب سردار کوئی سیاسی لیڈر کوئی ایم پی اے منسٹر کے پاس جا کے ہاتھ پھیلانے سے اپنا روزگار تو کرے گا جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: بالکل۔

میر زابد علی ریکی: یہ ہاتھ پھیلانے والا۔

جناب اسپیکر: یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب بندہ جو ہاتھ پھیلاتا ہے اپنی مجبوری کے حوالے سے اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے ورنہ جناب اسپیکر صاحب! کون ہاتھ پھیلاتا ہے کہ مجھے دو لاکھ دس لاکھ مجھے دے دو؟ جناب اسپیکر صاحب! آپ مہربانی کریں۔

جناب اسپیکر: یہ اپنا زابد علی ریکی صاحب سے coordinate کریں اور جب یہ فارغ ہوتے ہیں تو اسی دن اپنا کلکٹر کسٹم کو آپ نے کال کرنی ہے اور پھر اُس کے ساتھ میٹنگ کرنی ہے۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر میں فارغ ہوں کل بلائیں پرسوں بلائیں ترسوں بلائیں میں فارغ ہوں۔

جناب اسپیکر: Done ہوگیا ہے بلا لیتے ہیں ۔Thank you

میر زابد علی ریکی: Thank you جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: اصغر رند صاحب۔

میر محمد اصغر رند (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ توانائی): مہربانی جناب اسپیکر! میں تربت میں لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے جس طرح ہمارے دوست colleague رحمت صالح نے بتایا حالیہ چند دنوں میں جو اغوا برائے تاوان کے حوالے سے جس طرح حسیب یاسین اور شاہنواز گل جان جناب اسپیکر! یہ جو حسیب یاسین ہے اس کا والد ایک ٹیکس دہندہ کاروباری بندہ ہے تربت میں یہ سرکار کو ٹیکس دے رہا ہے اور شریف بندہ ہے یہ تو بازیاب ہوگیا اُسکے بعد شاہنواز گل جان ہے یہ میرے ہی حلقے سے تعلق رکھتا ہے اس کا والد بھی ایک ٹھیکیدار ہے یہ بھی سرکار کو ٹیکس دے رہا ہے اب جناب اسپیکر! جب ہمارے اے اور بی ایریا جب یہ ضم ہوگئے ہیں بی سے اے بن گیا تو ہونا یہ چاہیئے کہ حلات بہتری کی طرف جائیں ہمیں دفاعی بجٹ میں یا سیکورٹی کے حوالے سے جتنا بجٹ اُدھر جا رہا ہے پولیس کو اگر یہ واقعہ وہاں سٹی کے اندر جہاں دُنیا جہاں کے کیمرے ہمارے ادارے موجود ہیں اور ایک شریف بندہ جس طرح ہمارے دوست نے فرمایا ایک پرائیویٹ ہسپتال چلا رہا ہے سرکاری کنٹریکٹر ہے ٹیکس دہندہ بھی ہے last تین مہینے سے غائب ہے اور اغوا کار ڈائریکٹ ٹیلی فون کر رہے ہیں کہ ہمیں اتنے پیسے دیئے جائیں کبھی افغانستان کے نمبر سے کبھی ایران کے نمبر سے کبھی مقامی نمبر سے اور ساتھ ساتھ ڈائریکٹ پیسے طلب کر رہے ہیں یہ شریف اور بالکل خاندانی یہ لوگ ہیں تو آپ کے توسط سے میں اپیل کرتا ہوں کہ ہماری پولیس ہے ہمارے ادارے ہیں انکی جو جدوجہد ہے اُن کو مزید تیز کیا جائے اور ان نوجوان کو بازیاب کرایا جائے۔

جناب اسپیکر: ok thank you وہ ظہور بلیدی یقین دہانی کرائی ہے کہ جو ہماری Law enforcement agencies ہیں وہ ساری اس بارے میں active ہیں اور کام کر ہی ہیں اور hopefully انشاء اللہ near future میں اسکی بازیابی ہو اُمید ہے اُسکو ۔مولوی صاحب آپ بات تو نہیں کرنا چاہ رہے تھے؟ مولوی نور اللہ صاحب؟

جناب اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس بروز بدھ مورخہ 25 فروری 2026 بوقت سہ پہر تین بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 4:15 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆